کتاب الزکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک زکوٰۃ بھی ہے۔ قرآن کریم میں عموماً جہاں نماز قائم کرنے کا حکم دیا وہاں زکوٰۃ کا بھی حکم دیا ہے۔ چنانچہ جگہ جگہ یہ فرمایا گیا: أقیموا الصلاۃ وآتوا الزکاۃ، یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاکیزگی کے ہیں، اسکو زکوٰۃ اس لئے کہا جاتا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میل کچیل سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات انسان سے نادانستہ غلط یا مشتبہ آمدنی حاصل ہو جاتی ہے، یہی مال کا میل کچیل ہے جو زکوٰۃ ادا کرنے سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(سورۃ التوبۃ 103)

ترجمہ:

ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے۔ اور خدا سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنا نہ صرف مال داروں پر فرض ہے۔ بلکہ یہ غریبوں کا حق ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ (سورۃ المعارج، آیۃ نمبر ۲۴)

ترجمہ:

اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے۔

لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (سورۃ المعارج، آیۃ نمبر ۲۵)

ترجمہ

"(یعنی) مانگنے والے کا اور نہ مانگنے والے کا

ایک اور جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالے ارشاد فرماتے ہیں:

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (سورۃ الانعام آیۃ نمبر ۱۴۱) ۔

ترجمہ: اور خدا ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کیے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور (بعض باتوں میں) نہیں ملتے۔ جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کاٹو تو خدا کا حق بھی اس میں سے ادا کرو۔ اور بے جانہ اُڑانا۔ کہ خدا بے جا اُڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کے بارے میں قرآن کریم میں سخت وعید آئی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (سورۃ التوبۃ، آیۃ نمبر ۳۴)

ترجمہ: مومنو! (اہل کتاب کے) بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے اور (ان کو) راہ خدا سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انکو اس دن کے عذاب الیم کی خبر سُنا دو۔

يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ (سورۃ التوبہ، آیۃ نمبر ۳۵)

ترجمہ: جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیلوں) کی بیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔

احادیث

- ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مٍا منع قوم الزکوۃ الا ابتلاہ اللہ بالسنین

ترجمہ: یعنی جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ تعالے انہیں قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔

- حضرت ابو الدرداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ اسلام کا پُل ہے یا بلند عمارت ہے (کہ زکوٰۃ نہ دے تو اسلام پر چل نہیں سکتا، یا اسلام کے نیچے کے درجے میں رہا)۔ (طبرانی، حیوۃ المسلمین)

- حضرت جابرؓ سے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی اس سے اس کی برائی جاتی رہی (یعنی زکوٰۃ نہ دینے سے جو مال میں نحوست اور گندگی آ جاتی ہے وہ نہ رہی) (طبرانی، حیوٰۃ المسلمین)۔

- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (گویا کہ زکوٰۃ ادا کرنا ایمان کی علامت اور ادا نہ کرنے سے اس میں کمی آتی ہے)۔

- حضرت عبد اللہ بن معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا وہ ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔ صرف اللہ کی عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ سوائے اس کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس پر آمادہ کرتا ہو (یعنی اس کو روکتا نہ ہو)۔

- حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ کوئی شخص سونے کا رکھنے والا اور چاندی کا رکھنے والا ایسا نہیں جو اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہ دیتا ہو مگر (اسکا حال یہ ہوگا) جب قیامت کا دن ہو گا اس شخص کے (عذاب کے) لیے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان (تختیوں) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، جب وہ (تختیاں) ٹھنڈی ہونے لگیں گی پھر دوبارہ ان کو تپایا جائے گا (اور) یہ اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہو گی (بخاری ومسلم)

- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسلمان مال داروں پر ان کے مال میں اتنا حق (یعنی زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو ان کے غریبوں کو کافی ہو جائے اور غریبوں کو بھوکے ننگے

ہونے کی جب بھی تکلیف ہوتی ہے مال داروں ہی کی (اس حرکت کی) بدولت ہوتی ہے (کہ زکوٰۃ نہیں دیتے)، یاد رکھو کہ اللہ تعالے ان سے (اس پر) سخت حساب لینے والا اور انکو دردناک عذاب دینے والا ہے۔ (طبرانی)

- ایک حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کو محتاج لوگ قیامت میں اللہ تعالے سے مال داروں کی یہ شکایت کریں گے کہ ہمارے جو حقوق آپ نے ان پر فرض کئے تھے انہوں نے ہم کو نہیں پہونچائے۔ اللہ تعالے ان سے فرمائے گا اپنی عزّت وجلال کی قسم میں تم کو مقرب بناؤں گا اور انکو دور کردونگا۔

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کو ہم کو نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے اسکی نماز بھی (مقبول) نہیں ہوتی (طبرانی)

- حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالے نے مال دیا ہو پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنادیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) اور اس کے گلے میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیری جمع پونجی ہوں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی : ولایحسبن الذین یبخلون الخ)۔ اس آیت میں مال کو طوق بنائے جانے کا ذکر ہے۔

- حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز تو سب کے سامنے ظاہر ہونے والی چیز ہے اسکو تو قبول کرلیا اور زکوٰۃ پوشیدہ چیز ہے اس کو خود کھالیا (اور حقداروں کو نہ دیا) ایسے لوگ منافق ہیں۔

- حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ جس قوم نے زکوٰۃ دینا بند کرلیا اللہ تعالے ان کو قحط میں مبتلا کرتا ہے اور ایک حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ اللہ تعالے ان سے بارش کو روک لیتا ہے۔

- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مال میں زکوٰۃ ملی ہوئی رہی وہ اس کو برباد کر دیتی ہے۔

- حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مال خشکی یا دریا میں تلف ہوتا ہے زکوٰۃ نہ دینے سے ہوتا ہے۔

- حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ میں اور میری خالہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو اس کا ڈر نہیں کہ اللہ تعالے تمہیں آگ کے کنگن پہنادے؟ اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (احمد)

صدقہ کی ترغیب

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالے کے بھروسہ پر اس کی راہ میں کشادگی سے خرچ کرتی رہو اور گنو مت (یعنی اس فکر میں مت پڑہ کہ میرے پاس کتنا ہے اور اسمیں سے کتنا راہِ خدا میں دوں) اگر تم اس طرح اس کی راہ میں حساب کرکے دوگی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا اور اگر بے حساب دوگی تو وہ بھی اپنی نعمتیں تم پر بے حساب انڈیلے گا اور دولت جوڑ جوڑ کے اور بنک کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا (کہ رحمت اور برکت کے دروازے تم پر خدانخواستہ بند ہو جائیں گے) لہذا تھوڑا بہت جو کچھ ہو سکے اور جس کی توفیق ملے راہ خدا میں وسعت کے ساتھ دیتی رہو۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ کی برکات

- اللہ تعالے ارشاد فرماتے ہیں: يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَات یعنی اللہ تعالے ربا کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔
- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ اللہ تعالے کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)
- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیرات کرنے میں جلدی کیا کرہ، کیونکہ بلااس سے آگے بڑھنے نہیں پاتی۔
- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی (بلکہ اضافہ ہوتا ہے) اور قصور معاف کر دینے سے آدمی نیچا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالے اس کو سربلند کر دیتا ہے اور اس کی عزت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جو بندہ تواضع کرتا ہے اللہ تعالے اسے سربلند کر دیتا ہے۔

زکوۃ کی فرضیت

زکوۃ ہر عاقل بالغ صاحِبِ نصاب (نصاب کی تفصیل آگے آئیگی) مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ چنانچہ نابالغ بچے، پاگل آدمی، یا کافر آدمی یا غریب شخص (جو صاحبِ نصاب نہ ہو) پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔ سال میں ایک مرتبہ کا مطلب یہ ہے کو ایک مرتبہ کسی شخص کے پاس کم از کم نصاب کے برابر پورے سال مال رہا تو وہ سال پورا ہونے پر زکوۃ ادا کرے گا۔ درمیان سال میں اگر مال کم از کم نصاب کے برابر رہا لیکن اسمیں کمی بیشی ہوتی رہی تو سال کے آخر میں جتنی رقم یا مال ہو اسکی زکوۃ ادا کرے گا۔ زکوۃ پورے قابل زکوۃ مال کا ڈھائی فیصد یا چالیسواں حصہ ادا

کی جاتی ہے۔ قابلِ زکوٰۃ مال سونا چاندی، مال تجارت اور نقدی ہے۔ غیر قابل زکوٰۃ مال اس کے علاوہ تمام اشیاء اگر تجارت کے لیے نہیں خریدیں مثلاً زمین جائیداد استعمالی سامان وغیرہ۔

صاحِبِ نصاب شخص

جو شخص نصابِ زکوٰۃ کا مالک ہو وہ صاحبِ نصاب کہلاتا ہے۔ زکوٰۃ کا نصاب درج زیل ہے:

نصاب وہ مال کی مقدار ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اسکی مقدار 612ء36 گرام (یعنی ساڑھے باون تولہ)چاندی یا اسکی مالیت کے برابر سونا، نقدی یا سامانِ تجارت ہے۔

البتہ ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض ہوگی یا نہیں اسمیں تفصیل ہے، مندرجہ بالا شخص پر صدقۂ فطر یا قربانی تو فرض ہے البتہ زکوٰۃ اس شخص پر فرض نہیں جس کے پاس صرف ضرورت سے زائد سامان جسکی مالیت 612ء36 گرام ہو موجود ہو لیکن اور کوئی سونا چاندی، نقدی یا سامان تجارت اس مالیت کا موجود نہ ہو۔ البتہ اگر اسکے پاس612ء36 گرام چاندی یا اسکی مالیت کے برابر سونا، مالِ تجارت یا اسکی مالیت کے برابر نقدی موجود ہو تو اس کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے۔

مستحقینِ زکوٰۃ

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (سورۃ التوبۃ، آیت نمبر60)

"صدقات (یعنی زکوۃ وخیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے۔ اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں (کے

قرض ادا کرنے) میں اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہئے یہ حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔"

اس بارے میں فقہاءِ کرام کا اجماع ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی صرف ان پانچ طبقات تک ہی محدود ہے۔ ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے نے زکوٰۃ کی تقسیم کا اختیار کسی بھی نبی یا کسی اور کو نہیں دیا، بلکہ خود ہی اسکے بارے میں فیصلہ فرمایا اور اسے آٹھ اجزا میں تقسیم فرمایا، اگر تم ان اجزاء میں سے کوئی جزو ہو تو میں تمہیں تمہارا حق دیدوں گا۔

مندرجہ ذیل میں اوپر ذکر کی گئی قرآن پاک کی آیت کی روشنی میں ان آٹھ مصارفِ زکوٰۃ کو مختصراً بیان کیا جارہاہے:

آٹھ مصارفِ زکوٰۃ

1. 2. فقراومساکین

ان سے مراد وہ غریب لوگ ہیں جو یاتو سرے سے کسی پراپرٹی یا اثاثے اور بنیادی مال واسباب کے مالک ہی نہ ہوں، یا اس کے مالک ہوں مگر صاحبِ نصاب نہ ہوں، جسکی تفصیل اوپر گذر چکی ہے۔ انہیں زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ مگر جو لوگ نصاب کے مالک ہوں انہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

2. زکوٰۃ کے عاملین

ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور ہوتے ہیں۔ انہیں بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

3. موکفۃالقلوب

ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوں اور انکی تالیف قلب کے لیے انہیں زکوۃ کے مال میں سے کچھ دیا جائے۔

4. **غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے**

پہلے زمانے میں غلام آقا کے ساتھ معاہدہ کر لیتے کہ اگر وہ آقا کو اتنے پیسے دیدیں تو آقا انہیں آزاد کر دے گا، اسے مکاتب بھی کہا جاتا تھا۔ انکی مدد کرنے کے لیے تاکہ وہ آزاد ہو سکیں شریعت نے انہیں بھی زکوۃ ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔

5. **مقروض لوگ**

اگر کوئی شخص اتنا مقروض ہو کہ اس کے پاس قرض کی ادائیگی کے لئے مال نہ ہو یا اتنا کم مال ہو کہ جس سے اگر وہ قرضہ ادا کر دے تو ادا کرنے کے بعد وہ صاحب نصاب نہ رہے۔

6. **اللہ کی راہ میں**

اس سے مراد مجاہدین اور وہ حجاج کرام ہیں جن کے پاس اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیسے نہ ہوں۔

7. **مسافر**

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو چاہے اپنے علاقہ میں مالدار ہوں مگر حالتِ سفر میں ان کے پاس انکی بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے مال نہ ہو تو انہیں بھی زکوۃ دی جا سکتی ہے۔

زکوٰۃ کے بنیادی مسائل

- سونے چاندی اور سامان تجارت (یعنی وہ سامان جو تجارت کی نیت سے خریدا ہو) اگر وہ زکوٰۃ کے نصاب کے برابر پہونچے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ البتہ اس کے علاوہ جامد اثاثے مثلاً زمین جائیداد خواہ اس سے کرایہ بھی آتا ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اسی طرح قیمتی پتھر اور جواھر پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں، البتہ اگر انکی قیمت نصاب کے برابر ہو تو اسکے مالک کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔
- زکوٰۃ کسی مالدار کے نابالغ بچے کو نہیں دی جاسکتی، البتہ اگر وہ بالغ اور غریب ہو تو پھر دے سکتے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کسی غریب کے نابالغ بچے کو بھی دی جاسکتی ہے۔
- زکوٰۃ کسی غیر مسلم کو نہیں دی جاسکتی، البتہ اسے نفلی خیرات وصدقات میں سے دیا جاسکتا ہے۔
- زکوٰۃ کسی بنی ہاشم یا سیّد کو نہیں دی جا سکتی (یعنی حضرت علیؓ، حضرت عقیلؓ، اور حضرت حارث بن عبد المطلبؓ کی اولاد و نسل)۔
- زکوٰۃ کسی ایسی غریب عورت کو بھی دی جاسکتی ہے جسکا شوھر مالدار ہو۔

قابلِ زکوٰۃ اشیاء

i) سونا چاندی

ii) کیش یا نقدی خواہ کوئی بھی کرنسی ہو اسکی بازاری قیمت لگائی جائے۔

iii) مساوی کیش دستاویزات مثلاً بانڈز، شیئرز، سرٹیفیکیٹس وغیرہ

iv) مال مویشی مثلاً بکرا، دنبہ، گائے، بھینس وغیرہ

v) زرعی پیداوار۔

قابلِ وصول قرضے

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قابل وصول قرضوں کی تین قسمیں ہیں:

i) **دین قوی:** یہ وہ قابل وصول قرضے ہیں جو یا تو سامانِ تجارت کی فروختگی کی وجہ سے وصول ہونے ہیں، یا کوئی رقم، سونا یا چاندی کسی کو قرض دی گئی ہے وہ وصول ہونے ہیں۔

اسکا اصول یہ ہے کہ وصول کنندہ قرضے کی رقم وصول کرنے کے بعد سابقہ سارے سالوں کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

ii) **دین متوسّط:** اس سے مراد وہ قابل وصول قرضے ہیں جو سامانِ تجارت کے علاوہ مثلاً کوئی گھریلو سامان، کپڑے، گاڑی اور جائیداد وغیرہ کی فروختگی کی وجہ سے وصول ہونے ہیں۔

اسمیں اصول یہ ہے کہ وصول کنندہ یہ قرضے وصول کرنے کے بعد سابقہ سالوں کی زکوٰۃ تو ادا نہیں کرے گا البتہ صرف اس سال کی ادا کرے گا جس سال اسے یہ رقم ملی ہے۔

iii) دینِ ضعیف

یہ وہ قابل وصول قرضے ہیں جو کسی سامان کی فروختگی یا قرضہ دینے کی وجہ سے قابلِ وصول نہ ہوں بلکہ کسی اور وجہ مثلاً وراثت، جہیز، کرایہ، تنخواہ یا پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیگی کی وجہ سے وصول ہونے ہیں۔

اس کا اصول بھی یہی ہے کہ سابقہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں، بلکہ صرف اسی سال کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے جس سال یہ رقم ملی ہے، بشرطیکہ زکوٰۃ کی فرضیت کی دیگر شرائط پائی جائیں۔

قابلِ ادا قرضہ

صاحبِ نصاب پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا لزوم اس وقت ہو گا جب وہ اتنی رقم کا مقروض نہ ہو کہ اگر وہ قرضہ ادا کرے تو صاحبِ نصاب نہ رہے۔ لہذا اگر کسی نے تھوڑا سا بھی قرضہ لیا ہے تو اسے نکال کر دیکھا جائے گا کہ کتنی رقم باقی بچی، اگر وہ نصاب کو پہونچی تو اسپر زکوٰۃ ادا کی جائے گی، ورنہ نہیں۔ البتہ یہ یاد رہے کہ یہ حکم عام قرضوں کا ہے، تجارتی قرضوں کا نہیں۔ چنانچہ اگر کسی شخص نے تجارتی قرضہ لیا تو اسے اس کے مال سے مِنہا نہیں کیا جائے گا۔

شرائط زکوٰۃ

i) **ملکیت:** قابل زکوٰۃ اشیاء زکوٰۃ ادا کرنے والے کی ملکیت میں ہونی چاہیئیں۔

ii) **قابلِ نمو:** وہ اشیاء جنکی مالیت میں از خود اضافہ ہوتا رہتا ہے، مثلاً سونا چاندی۔ انہیں اموال نامیہ (بڑھوتری والا مال) بھی کہا جاتا ہے۔

iii) **مالِ زکوٰۃ پر ایک سال مکمل گذر گیا ہو:** مثلاً اگر ایک آدمی کے پاس ایک سال یکم شعبان پر نصاب کے برابر مال آیا اور سال بھر اسکے پاس کم از کم نصاب کے برابر مال رہا، تو وہ اگلے سال یکم شعبان کو دیکھے گا کہ اسکے پاس مجموعی مال کتنا ہے، اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالے گا۔ درمیان میں اگر مال میں اضافہ ہوا تو اس کا الگ سے پورا سال شمار نہیں کرے گا بلکہ وہ مال بھی اسی مال میں شامل ہو کر اگلے سال کی مالِ زکوٰۃ میں شمار کیا جائے گا۔

iv) **تملیک:** یعنی جس شخص کو زکوٰۃ دی جائے اسے زکوٰۃ کے مال کا مالک بنانا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت زکوٰۃ لینے والے پر کسی کام وغیرہ کی شرط جائز نہیں۔ اسی طرح کسی کام کے معاوضہ کے طور پر زکوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا کوئی انسان ہونا ضروری ہے، وقف، مسجد، ہسپتال یا اسکول کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

مالِ تجارت پر زکوٰۃ

- سوائے سونے چاندی اور کرنسی اور مساوی کرنسی مثلاً شیئرز وغیرہ کے کسی استعمالی مال پر زکوٰۃ نہیں، جبتک کہ اس کے حصول یا خریداری کے وقت اسکی تجارت (آگے فروختگی) کی نیت نہ ہو۔ اگر کوئی سامان اپنے استعمال کے لئے خریدا پھر اس کو بیچنے کی نیت کرلی تو وہ مال تجارت نہیں بنے گا اور اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی جب تک کہ اسے فروخت کرکے نقد میں تبدیل نہ کردے۔ جب فروخت کرکے نقدی حاصل کرلے گا تو اسپر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

- جائیداد خواہ کرایہ پر چڑھی ہوئی ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، البتہ اسکے کرایہ پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

- کسی دوکان پر مال تجارت یا کسی فیکٹری یا مل کے خام مال یا پیداوار پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ان تمام اشیاء کی ہول سیل قیمت پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

- شیئرز یا سرٹیفیکیٹس کی بھی بازاری قیمت پر زکوٰۃ نکالی جائے۔ البتہ اگر انکے پیچھے کچھ جامد اثاثے ہوں تو اس تناسب سے انکی قیمت پر سے زکوٰۃ ساقط ہوجائے گی۔ مثلاً اگر شیئرز کے پیچھے ۳۰ فی صد جامد اثاثے ہوں اور اسکی قیمت ۱۰۰ روپے ہو تو زکوٰۃ صرف ۷۰ روپے پر آئیگی۔

زیور پر زکوٰۃ

- زیور خواہ سونے کا ہو یا چاندی کا اسپر زکوٰۃ فرض ہے۔ جو زیور کا مالک ہو اسے زکوٰۃ نکالنی چاہیے، البتہ سونے چاندی کے علاوہ زیور مثلاً آرٹیفیشل جیولری، قیمتی پتھر، جواہرات اور موتی وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے، مگر اگر یہ اشیاء تجارت کے لیے خریدی ہیں تو پھر ان پر زکوٰۃ فرض ہو گی۔
- اگر سونے کے زیورات میں کھوٹ غالب ہو تو پھر ان پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہو گی بشرطیکہ انہیں تجارت کی غرض سے نہ خریدا ہو۔

زکوٰۃ کی نیت

- زکوٰۃ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری ہے، تاہم اگر جس دن زکوٰۃ فرض ہو اس دن زکوٰۃ کی نیت سے پیسے الگ کر لئے اور پھر سال بھر زکوٰۃ ادا کرتا رہا تو پھر ہمیشہ الگ سے زکوٰۃ کی نیت کی ضرورت نہیں۔
- اگر کسی غریب آدمی کو زکوٰۃ کی نیت کے بغیر کوئی پیسے دیئے اور پھر اسکی زکوٰۃ کی نیت کرنا چاہے تو اگر اس کے پاس وہ پیسے موجود ہوں تو اس پر زکوٰۃ کی نیت کر سکتا ہے ورنہ اگر وہ پیسے استعمال ہو گئے تو پھر اسپر زکوٰۃ کی نیت نہیں کی جا سکتی۔
- زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت جس شخص کو زکوٰۃ دے رہا ہے اسے بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ زکوٰۃ کے پیسے ہیں۔
- اگر کسی شخص نے زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کسی کو وکیل بنایا تو وکیل کو دیتے وقت تو نیت کرے لیکن وکیل کا ادائیگی کے وقت نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

زکوٰۃ کے حساب کا طریقہ

سب سے پہلے جو اشیاء قابلِ زکوٰۃ ہیں انہیں شمار (جمع) کیا جائے۔

مثلاً: کُل سونا، چاندی، نقد مال، مالِ تجارت وغیرہ اسکے بعد اسمیں سے قرضے منہا کئے جائیں جو باقی بچے اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کی جائے۔

صدقۂ فطر کا نصاب

صدقۂ فطر کا نصاب وہ مال کی مقدار ہے کہ جسکا مالک شرعاًمالدار کہلاتا ہے اور اسے زکوٰۃ وصدقات نہیں دئے جاسکتے۔ اس کی مقدار 36ء612 گرام چاندی یا اسکی مالیت کے برابر سونا، نقدی سامانِ تجارت یا ضرورت سے زائد سامان ہے۔ جسکے اوپر صدقہ فطر واجب ہو وہ اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے الگ الگ صدقۂ فطر نکالے۔ صدقۂ فطر کی مقدار پونے دو کلو گندم کا آٹا، یا اسکے برابر رقم اور احتیاطاً دو کلو گندم کا آٹا یا اس کے برابر رقم ہے۔

مسنون اعمال عید الاضحیٰ

1. عید الاضحیٰ کی رات میں ثواب کی خاطر جاگ کر عبادت کرنے کی بہت فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دونوں عیدوں کی چاند رات کو جاگ کر عبادت میں گذار دے اسکا دِل اس روز مردہ نہیں ہوگا جس روز سب کے دل مردہ ہو جائیں گے۔

2. ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت ہو اور مقیم ہونے کی حالت میں ادا کی جائے، ایک مرتبہ تکبیراتِ تشریق بلند آواز سے ادا کرنا واجب ہے۔ مسافر، عورت اور منفرد کے لئے پڑھنا افضل ہے۔ تکبیراتِ تشریق مندرجہ ذیل ہیں:

اللّٰہ أکبر ، اللّٰہ أکبر لا اِلہ الا اللّٰہ ، و اللّٰہ أکبر ، اللّٰہ أکبر وَلِلّٰہ الحمد-

3. یہ مستحب ہے کہ جب تک قربانی نہ کرلے ذوالحجہ کی پہلی تاریخ سے حجاجِ کرام کی مشابہت کرتے ہوئے نہ ناخن ترشوائے نہ بال کاٹے۔

4. نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھے۔

5. جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے اسپر عید الاضحیٰ کے تین دن (گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ) کے اندر قربانی واجب ہے۔

قربانی کا ثواب

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے (نسبی یا روحانی) باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس سے کیا ملتا ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی، انہوں نے عرض کیا کہ اگر جانور اون والا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر اون کے بدلے بھی ایک نیکی۔

امت کی طرف سے قربانی:

حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دنبہ کی اپنی طرف سے قربانی فرمائی اور دوسرا دنبہ ذبح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قربانی اسکی طرف سے ہے جو میری امت میں مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی شخص اگر ایک یا کئی مسلمانوں کی طرف سے نفلی قربانی کرے گا تو انشاءاللہ اسکا ثواب دونوں کو ملے گا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ (ابوداؤد)

قربانی کا طریقہ

قربانی کے لیے جانور کو قبلہ کی طرف لِٹا کر بسم اللہ اَللہ اَکبر پڑھ کر اسکے گلے کی طرف سے چُھری چلائے اور اسے ذبح کردے۔ ذبح کرتے وقت تیزی سے چُھری چلائے تاکہ جانور کو تکلیف کم ہو اور اسکی خون اور سانس کی رگیں اور غذا کی نالی کٹ جائے۔ البتہ جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اسکی کھال نہ اتارے اور حرام مغز نہ کاٹے۔

ذبح کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے:

إني وجهت وجهيِ للّذي فطر السماوات والأرض حنيفا وما أنا من المشركين ، قل إنّ صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين، لا شريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين .

ذبح کے بعد یہ دُعا مسنون ہے:

اللهم تقبله مني كما تقبلت من حبيبك محمد و خليلك إبراهيم

قربانی کا جانور

ایک آدمی کی طرف سے ایک بکرا، بھیڑ، دنبہ مویشیوں میں سے ذبح کرے، لیکن گائے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے۔ گائے اور اونٹ کے اندر ساتوں آدمی یا حصوں میں قربانی کی نیت ضروری ہے۔ کسی کی بھی اگر صرف گوشت کی نیت ہو قربانی کی نہ ہو تو سب کی طرف سے قربانی غلط ہو جائے گی۔

قربانی کے جانور کی عمر کم از کم یہ ہونی چاہیئے: بکرا سال بھر کا، گائے بھینس دو سال کی، اونٹ پانچ سال کا، دنبہ یا بھیڑ اگر اتنی صحتمند ہو کہ دیکھنے سے سال بھر کی لگے خواہ وہ حقیقت میں چھ ماہ کی ہو تب بھی جائز ہے۔

اگر کسی جانور کا کوئی عضو بالکل ناکارہ ہو یا وہ جانور اتنا ضعیف ہو کہ چل پھر نہ سکے تو ایسے جانور کی قربانی نہیں ہوتی۔

قربانی کی کھال کو صدقہ کر دینا چاہیئے، تاہم خود جائے نماز وغیرہ بنا کر استعمال بھی کر سکتا ہے، لیکن فروخت نہیں کر سکتا۔

قربانی کے گوشت کو غرباء کو تقسیم کرنا اور خود استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ البتہ اگر اسمیں سات افراد کے حصے ہوں تو انہیں برابر تقسیم کرے اور اس طرح کرے کہ ایک شریک کے حصہ میں ایک پایہ، سری، مغز یا کلیجی میں سے کوئی ایک چیز آجائے۔